فلسفی نوکر

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص اپنے بہت پیارے اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہوکر کسی شہر کی سرائے میں آیا۔ اس کے ساتھ اس کا نوکر بھی تھا۔شام کے کھانے سے فارغ ہوکر سوتے وقت مالک نے اپنے نوکر سے کہا۔

''اے عزیز ناچیز! سننے میں آیا ہے کہ اس شہر کے چور بڑے بے درد اور چوری کرنے میں نہایت دلیر ہیں۔ سو تؤ ایک کام کر۔تؤ شوق سے پاؤں پھیلا کر سوجا، میں اپنے اس قیمتی اور تیز رفتار گھوڑے کی خودنگرانی کروں گا۔''

اپنے آقا کی یہ بات سن کرنوکر نے جواب دیا۔

''اے میرے مالک !یہ تو نہایت بے ہودہ بات ہوگی کہ آقا تو تمام رات جاگے اور دو پیسے کا نوکر ساری رات آرام سے سوئے، نہ صاحب یہ نہیں ہوگا، آپ اطمینان سے آرام فرمایئے، اور آپ کا یہ ناچیز نوکر ساری رات جاگ کرگھوڑے کی نگرانی اور پاسبانی کرے گا۔گھوڑے کی طرف سے آپ اطمینان رکھیے۔''

نوکر کی یہ بات سن کر مالک کو اطمینان ہوا اور وہ آرام سے سوگیا۔ ایک پہررات کے بعدآقا کی آنکھ کھلی تو

اس نے نوکر سے پوچھا۔

''کیوں بھئی ! کیا کر رہے ہو؟''

''میرے مالک !''نوکر نے جواب دیتے ہوئے کہا''اس وقت یہ غلام سوچ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو پانی پر کیوں ٹھہرا رکھا ہے؟''

نوکر کا یہ جواب سن کر مالک نے کہا۔

''اے بے خبر! مجھے ڈر ہے کہ تو یوں ہی واہی تباہی سوچتا رہا تو تیری اس بے خبری سے فائدہ اٹھا کر چور ہمارا مال اسباب نہ چرا لے جائیں۔''

نوکر نے جواب دیا۔

''اجی ان کی کیا مجال ہے۔ آپ بے فکر رہیے اور اطمینان سے سو جائیے۔''

آقا بے چارہ یہ تسلّی آمیز بات سن کر پھر سو گیا۔ آدھی رات کے بعد پھر اس کی آنکھ کھلی اور پوچھا۔

''اے باخبر! اب کس فکر میں ہے؟''

نوکر نے جواب دیا۔

''اے خداوند! اب میں یہ سوچ رہا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے یہ لمبا چوڑا اور بے کنار آسمان بغیر ستونوں کے کس طرح کھڑا کر رکھا ہے اور کیل گاڑنے میں زمین کی مٹی کہاں غائب ہو جاتی ہے؟''

نوکر کی یہ واہیات بات سن کر آقا نے کہا۔

''اے بے خبر! تیری اس بے خبری سے مجھے خوف ہے کہ کوئی میرا گھوڑا اُڑا کر نہ لے جائے۔ اچھا! ایک کام کر، اگر تیرا جی سونے کو چاہے تو سو جا۔''

نوکر نے پھر وہی جواب دیا۔

''خداوندِ نعمت! آپ اطمینان رکھیے! میں پوری طرح خبر دار اور ہوشیار رہوں۔'' مالک بے چارہ پھر سو گیا۔

تین پہر رات کے بعد پھر اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔ پھر اس نے پوچھا۔

''کیوں بھئی ! کیا خبر ہے؟''

اس بار نوکر نے جواب دیا۔

''خداوندِ نعمت !اب میں سوچ رہا ہوں کہ اونٹ کے پیٹ میں گولیاں کون باندھتا ہے اور کیلے کے پتّوں پر خود بہ خود اِستری کس طرح ہو جاتی ہے؟''

غرض کہ مالک بے چارہ پھر نوکر کی باتوں میں آکر بے فکری سے سوگیا، اور جب چار گھڑی شب باقی تھی تو ایک بار اس کی آنکھ پھر کھلی۔ اس نے نوکر سے اب کے پوچھا۔

’’کیوں بھئی! اب کیا خبر ہے؟‘‘

نوکر نے جواب دیا۔

’’خداوندِ نعمت! بعض چور بھی بہت دانش مند اور اپنے کام میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ایسا ہی کوئی مُنھ زور چور سرنگ لگا کر گھوڑا لے اُڑا۔‘‘

مالک نے بڑی بے بس نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

’’کیا کہا؟ چور گھوڑا لے اُڑا؟ پھر تم یہاں بیٹھے ہوئے کیا کر رہے ہو؟‘‘

نوکر نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔

’’خداوندِ نعمت! آپ کا یہ غلام ناکام اس فکر میں ہے کہ گھوڑا چوری ہوجانے کے بعد اس کی زین اور خوگیر آپ کو اپنے سر پر رکھنا پڑے گا یا مجھ کو اپنے سر پر لاد کر لے چلنا ہوگا۔‘‘

یہ وحشت اثر خبر سن کر آقا کے ہوش اُڑ گئے۔ اس نے اس بے وقوف نوکر کو بہت سخت سست سنائی۔ گھوڑا چوری ہو جانے کا اُسے بے حد افسوس ہوا لیکن اب کیا ہوسکتا تھا ’جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔‘

(لوک کہانی)

معنی یاد کیجیے

فلسفی	:	عقلمند، ہر وقت سوچ میں گُم رہنے والا
سرائے	:	مسافر خانہ
فارغ ہونا	:	فرصت پانا
پاسبانی	:	رکھوالی، چوکیداری
ستونوں	:	ستون کی جمع ، کھمبا، لاٹ
شب	:	رات
سنجیدگی	:	بردباری، متانت، رکھ رکھاؤ
دانش مند	:	سمجھ دار، ذہین
زین	:	گھوڑے کی کاٹھی
خوگیر	:	گھوڑے کی گدی جو کاٹھی کے نیچے پسینہ جذب کرنے اور اس کی پیٹھ نہ چھلنے کی غرض سے رکھی جاتی ہے

سوچیے اور بتائیے۔

1. مالک نے نوکر سے کیا کام کرنے کو کہا؟
2. مالک کے بار بار پوچھنے پر نوکر کیا جواب دیتا تھا؟
3. فلسفی نوکر آسمان کے بارے میں کیا سوچ رہا تھا؟
4. تین پہر رات سے پہلے مالک کیوں اطمینان سے سو گیا؟
5. گھوڑا کس طرح چوری ہوا؟
6. گھوڑا چوری ہونے کے بعد آقا پر کیا گذری؟
7. آقا نے نوکر کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

خالی جگہ کو صحیح لفظ سے بھریے۔

1. اس کے ساتھ اس کا ________ بھی تھا۔
2. اس شہر کے چور بڑے ________ اور چوری کرنے میں نہایت ________ ہیں۔
3. اپنے اس قیمتی اور ________ گھوڑے کی خود نگرانی کروں گا۔
4. ناچیز نوکر ساری رات جاگ کر گھوڑے کی نگرانی اور ________ کرے گا۔
5. آپ بے فکر رہیے اور ________ سے سو جائیے۔
6. آسمان بغیر ________ کے کس طرح کھڑا کر رکھا ہے اور کیل ________ میں زمین کی مٹی کہاں غائب ہو جاتی ہے۔

نیچے دیے گئے جملوں کو صحیح ترتیب سے لکھیے۔

1. بعض چور بھی دانش مند اور اپنے کام میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔
2. غرض کہ مالک بے چارہ پھر نوکر کی باتوں میں آ کر بے فکری سے سو گیا۔
3. اگر تیرا جی سونے کو چاہے تو سو جا۔
4. مجھے ڈر ہے کہ تو یوں ہی واہی تباہی سوچتا رہا تو تیری اس بے خبری سے فائدہ اٹھا کر چور ہمارا مال اسباب نہ چرا لے جائیں۔
5. تو شوق سے پاؤں پھیلا کر سو جا۔
6. آقا تو تمام رات جاگے اور دو پیسے کا نوکر ساری رات آرام سے سوئے۔
7. ایسا ہی کوئی منھ زور چور سرنگ لگا کر گھوڑا لے اڑا۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

شخص　　مالک　　دلیر　　نگرانی　　آقا　　اطمینان　　غلام　　آسمان

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

نوکر شام دلیر آرام خواب
فائدہ لمبا زمین ناکام بے وقوف

واحد سے جمع بنائیے۔

گھوڑا شہر نوکر عزیز پیسے طرف آنکھ اونٹ

عملی کام

- اس سبق سے اپنی پسند کے پانچ جملے لکھیے۔
- اس کہانی کو اپنے لفظوں میں لکھیے۔

غور کرنے کی بات

- سبق کے آخر میں جملہ ہے ''جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت'' یعنی وقت رہتے ہمیں اپنے کام کو پوری محنت سے کرنا چاہیے ہمیں اپنے عمل پر پورا دھیان دینا چاہیے مراد یہ ہے کہ ہمیں غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لینا چاہیے۔کسی چیز کے کھو جانے کے بعد چاہے ہم کتنا بھی افسوس کریں مگر وہ چیز دوبارہ نہیں مل سکتی۔